REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹ ۔ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سابق (دس نئے پیسے)

۱۷ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۲۸ نبوت ۱۳۴۰ ہش ‖ ۲۸ نومبر ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۲۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۷ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ کل بھی حضور نماز عصر کے بعد باغ میں سیر کی غرض سے تشریف لے گئے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین

یورپ اور افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی بار آور ثابت ہو رہی ہیں

اِس جماعت کے مبلغین اسلام اس یقین پر قائم ہیں کہ مغرب کو فتح کرنے کا سازگار موقعہ یہی ہے

وہ اس عزم سے لبریز ہیں کہ وہ اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر ہی دم لیں گے

یورپ اور افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی پر سوئٹزرلینڈ کے ایک نامور اخبار کا تبصرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جو کہ زمانہ مشرق و مغرب میں اسلام کی روز افزوں ترقی کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب نہ ہوتا ہو۔ اسلام کی یہ ترقی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق آپ کی ہی قائم کردہ جماعت کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں ظہور میں آ رہی ہے۔ اس ترقی کی وجہ سے عیسائی دنیا میں شدید اضطراب کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔

جہاں تک اسلام کی اس روز افزوں ترقی پر عیسائی حلقوں کی طرف سے اضطراب اور سراسیمگی کے اظہار کا تعلق ہے۔ اس کا ایک تازہ ثبوت سوئٹزرلینڈ کے ایک جرمن روزنامہ

"Bundner Tagblatt"

کی ایک حالیہ اشاعت سے بھی ملتا ہے۔ یہ اخبار اپنی ۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں "متفرق ثقافتی نوٹس" کے مستقل عنوان کے تحت رقمطراز ہے:-

"مندرجہ بالا عنوان کے تحت ہم پہلے بھی اس عجیب و غریب حقیقت پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اسلام نے باقی دنیا سے بظاہر صدیوں الگ تھلگ اور بے تعلق رہنے کے بعد ہمارے اپنے زمانہ میں اپنی سابقہ تاریخ اور باطنی قوت کی پھر جھلک دکھانی شروع کر دی ہے۔ اور ایک پر زور حرکت اور عزم کے ساتھ اس نے ساری دنیا کو اپنا حلقہ بگوش بنانے کی ٹھان لی ہے۔

"اسلام میں سب سے زیادہ مستعد اور چاق و چوبند فرقہ وہ ہے جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اور جس نے پہلے ہی مغربی یورپ کے متعدد ممالک میں اپنی شاخیں قائم کرنے کے علاوہ وہاں متعدد مساجد بھی تعمیر کر لی ہیں۔ شاید ہم میں سے سب کو اس بات کا علم نہ ہو۔ کہ خود ہمارے اپنے درمیان زیورک میں اس جماعت کا بہت فعال تبلیغی مرکز موجود ہے، جسے بظاہر کافی وسائل حاصل ہیں۔ اس مرکز کے کارکنان تبلیغی لیکچروں اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ بہت زیادہ سرگرمی اور گرم جوشی کا ثبوت دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے انہوں نے ایسے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائیوں میں جو گرجا جانے کے عادی ہیں تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ یہ عام طور پر اس وقت یہ لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ جب لوگ گرجا میں عبادت کرنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہوتے ہیں۔

"اسلام کے [illegible] تبلیغ [illegible] کو اب تک جو کامیابی ہوئی ہے۔ وہ تعداد کے لحاظ سے زیادہ نہیں ہے۔ بعض غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق سوئٹزرلینڈ کے اصل باشندوں میں سے اب تک جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ ان کی تعداد تین چار سو کے درمیان ہے۔ یہ تعداد ان نومسلموں کی ہے جو باقاعدہ رجسٹرڈ ممبران کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بظاہر یہ تعداد چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔ اور ان کے ایک چھوٹا سا فرقہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ یورپ میں ایسی اور بھی درجنوں چھوٹی چھوٹی جماعتیں موجود ہیں۔ جن کے اراکین کی تعداد چند سو سے زیادہ نہیں۔

لیکن جب ہم اس کے بعض پہلوؤں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں صورتِ حال یکسر بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ اسلامی جماعتیں محض فرقے ہی نہیں ہیں یہ اپنی ذات میں ایک عالمی مذہب کے بڑے فعال اور مستعد تبلیغی مراکز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ لوگ اپنے ماحول اور ارد گرد کے علاقے میں چلتے ہیں، اور اس حال میں جاتے ہیں کہ روحانی تقدس کا ایک ہالہ ان کے گرد ہوتا ہے اور پھر یہ ایک غیر مبدل انداز زیست کی دلکشی، فکر و نظر کے ایک سادہ اسلوب کی جاذبیت، ولولہ انگیز باہمی حوصلہ افزائی۔ بھرپور ثقافتی روایات کی اثر انگیزی اور رندانہ جوش و خروش کی فراوانی سے پوری طرح مزین ہوتے ہیں اور یہ سب چیزیں مل کر ان میں وہ کشش اور دلربائی پیدا کر دیتی ہیں کہ جو بہت سے لوگوں پر جادو کا سا اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔

(باقی ص پر)

جلسہ سالانہ کیلئے پرالی کی فراہمی

قریبی اضلاع کی جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

امسال ربوہ کے گرد و نواح کے علاقہ میں چاول کی فصل خاطر خواہ نہ ہونے کے باعث پرالی کے حصول میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ ان حالات میں اس بات کی توقع نہیں ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے اس علاقہ سے حسب ضرورت پرالی فراہم ہو سکے گی لہٰذا اضلاع شیخوپورہ، گوجرانوالہ، لائل پور اور سرگودھا کی جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں پرالی کے حصول کے لئے پوری مستعدی کے ساتھ کوشش کریں اور جتنی مقدار میں بھی پرالی فراہم ہو سکتی ہو۔ اسے فوراً محفوظ کر کے بلا تاخیر افسر جلسہ سالانہ کو اطلاع دیں تاکہ اسے جلد سے جلد ربوہ لانے کا انتظام کیا جا سکے۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ [illegible] ۱۹۶۱ء

تبلیغ اسلام کے لئے دلی خلوص اور جوش کی ضرورت ہے

شاید بعض نو تعلیم یافتہ لوگوں کا خیال ہو۔ کہ اسلام نے باقاعدہ طور پر مشنری کام کبھی نہیں کیا۔ یہ درست ہے کہ آجکل جس طرح عیسائیت نے مشنری نظام قائم کر رکھا ہے۔ مغرب میں ازمنہ مظلمہ کے بعد جو بیداری کی تحریکیں پیدا ہوئیں ان کی وجہ سے عیسائیت کے مختلف فرقوں میں اپنے اپنے باقاعدہ تبلیغی نظام قائم ہو گئے۔ اور آج یہ مختلف نظام ساری دنیا میں تبلیغی جہات چلا رہے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ایسی باقاعدگی سے تبلیغی نظام بظاہر گزشتہ مسلمانوں میں نظر نہیں آتے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو آج ہم جن اداروں کو پیروں کی گدیاں سمجھتے ہیں۔ یہ دراصل اسلامی مشن ہی تھے۔ جو اہل اللہ نے دنیا کے مختلف حصوں میں قائم کئے تھے۔ جوں جوں مسلمانوں میں دین کی طرف سے بے توجہی ہوتی گئی۔ اور عجمی رسومات ان پر غلبہ پاتی رہیں۔ یہ مشنری مقامات خانقاہوں اور گدیوں میں تبدیل ہو گئے۔ اور جس کام کے لئے ان کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ وہ کام تو ختم ہو گیا۔ مگر بعض لوگوں کے لئے وہ جائدادیں جو ان مشنوں کے ساتھ وابستہ تھیں صرف ذریعہ روزگار بن کر رہ گئیں۔

یہ حالت مسلمانوں ہی میں نہیں ہوئی۔ بلکہ عیسائیوں میں بھی پوپ وغیرہ کی یہی حالت ہوتی رہی ہے۔ مگر کسی نہ کسی طرح پوپل نظام بعض خرابیوں کے علی الرغم بچتا ہی چلا آیا ہے جس کی ایک وجہ ازمنہ وسطیٰ میں مغربی اقوام کی بیداری ہی کہی جا سکتی ہے۔ آج بھی پوپ کے مرید ساری عیسائی دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ اور ہر ملک میں ان کے زیر دست مشن قائم ہیں ؎

افسوس ہے کہ اسلامی مشنوں میں وہ حالت قائم نہ رہ سکی۔ جو ان کے قائم کرنے والوں نے شروع کی تھی۔ یہ ایک پیری مریدی کا نظام تھا۔ اور کسی وقت یہ نہایت فعال نظام تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آج ہم دنیا کے دور دراز کناروں پر جو اسلام کے نشانات دیکھتے ہیں۔ یہ انہی درویشوں کا کارنامہ ہے۔ جو اپنے پیر کے حکم سے صرف ایک گدڑی لے کر اپنے وطنوں کو چھوڑ چھاڑ کر غیر ممالک میں تن تنہا تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہو جاتے تھے ؎

سچی بات یہ ہے کہ اگر پیری مریدی کا یہ نظام اسلام میں نہ ہوتا۔ اور یہ درویش اسلام کی شمع ہدایت لے کر تاریک وطنوں کو روشن کرنے کے لئے نہ نکلتے۔ تو نہ تو اسلام چین ہند اور جزائر شرق الہند میں پہنچتا اور نہ دوسری طرف مراکو تک اس کی شعاعیں نظر آتیں۔ خلافت راشدہ کے بعد جب حکومت کا کاروبار بادشاہوں نے سنبھال لیا۔ اور خلافت کا خطاب بھی اپنے لئے مقرر کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کے لئے جو سلسلہ مجددین قائم کیا تھا۔ دین کی اشاعت کا کام ان کے اور ان کے پیروؤں کے ہاتھ سے ترقی کرتا رہا۔ اور ہر دیس میں اسلام کے ایسے مرکز قائم ہو گئے۔ جہاں سے ان درویشوں کا اعلیٰ کردار اور نیکی اثر انداز ہوتی رہی۔ آج بھی ان بزرگوں کے مزار مرجع خاص و عام بنے ہوئے ہیں۔ نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلموں کی ایک بہت بڑی تعداد ان بزرگوں کے مزاروں سے مرادیں حاصل کرنے کے لئے دور دور سے آتی ہے۔ اور بیش قیمت چڑھاوے چڑھاتی ہے۔ جو اب افسوس ہے کہ ایک مدت تک مجاوروں کے عیش و عشرت کا سامان مہیا کرتی رہی ہے۔ اور یہ قدیم اسلامی مشن ہاؤس اب محض گدیاں بن گئے ہیں۔ ان میں کوئی تبلیغی کام اب نہیں ہو رہا۔ الا ماشاء اللہ۔ البتہ ان قدیم بزرگوں کے نام اب بھی ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔ اور ان کے فیوض سے کئی دلوں میں روشنی کی شعاعیں کبھی کبھی ضرور پھوٹ پڑتی ہیں۔ لیکن حقیقی چشمے بعض خرافات کی وجہ سے گدلے ہو چکے ہیں۔ جن کو صاف کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر ان گدیوں کے اولین بانیوں کی ہمت اور جوش دینی از سر نو ان جگہوں میں پیدا ہو جائے۔ اور زمانہ کے حالات کے مطابق تنظیم کے ساتھ کام کیا جائے۔ تو یہی بیکار گدیاں عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں کھڑی ہو سکتی ہیں۔

آج دنیا بالکل بدل گئی ہے۔ آج اس طرح کام کرنا جس طرح ان گزشتہ بزرگوں نے کیا ہے۔ شاید بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے کہ اشاعت و تبلیغ کا کام جو اس طرح رک گیا ہے۔ اور قدیم اشاعتی ادارے جو موجودہ حالات کے پیش نظر صحیح کام نہیں کر سکتے۔ ان کی جگہ باقاعدہ اسلامی مشن قائم کئے جائیں۔ جو حالات موجودہ کے مطابق دین کی گاڑی کو جو کھڑی ہو گئی ہے۔ پھر سے چلائیں۔ اور اس ازلی نور کی شعاعیں ان سعید روحوں تک پہنچائیں۔ جو روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور اس نور کے لئے منتظر ہیں ؎

جن بزرگوں نے مختلف ممالک میں دین کی اشاعت کا اس طرح کام کیا ہے۔ اگر ہم ان کے سوانح حیات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ جو چیز ان میں نمایاں نظر آتی ہے۔ وہ ان کا خلوص دلی اور تبلیغ اسلام کا جوش بے پایاں تھا۔ جس نے ان سے یہ معجزانہ کام کر دیا۔ ان میں بظاہر کوئی اس طرح کا تبلیغی نظام نہیں تھا۔ جیسا کہ آجکل ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس کے باوجود ان بزرگوں نے اتنا عظیم الشان تبلیغی کام کیا ہے۔ کہ جس کی نظیر حالیہ عیسائی مشنری نظاموں میں بھی نہیں پائی جاتی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بزرگ حقیقی طور پر دلوں پر بادشاہی کرتے تھے۔ اور بادشاہ بھی جو باوجود بظاہر بڑی جبروت کے مالک تھے۔ ان کی مقبولیت عام کی وجہ سے ان سے خائف رہتے تھے۔ اور بڑے بڑے شہنشاہ ان کے آستانہ پر جبیں سائی کو فخر سمجھتے تھے۔ اس سے بھی بڑھ کر حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ آپ کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ ہی کھڑا کرتا تھا۔ اور ہر مرحلہ پر ان کی نگرانی کرتا تھا۔ اور ان کی بظاہر نہایت نامساعد حالات میں بھی مدد کرتا تھا۔

آج جماعت احمدیہ کا یہ دعوے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اشاعت اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ آج ہم ان بزرگوں اور درویشوں کے جانشین بننے کا ادعا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے تن تنہا اپنے وطنوں سے نکل کر اسلام کی روشنی چین سے لے کر مراکو تک اور روس سے لے کر انڈونیشیا تک پہنچائی تھی۔ ان کے مزار آج مینار روشنی بن کر ہماری راہ نمائی کر رہے ہیں۔ اور ہمیں دعوت دے رہے ہیں کہ اگر اشاعت دین کے لئے اٹھے ہو تو آؤ ہمارے نقش قدم پر قدم رکھتے ہوئے آگے بڑھو۔ جس طرح ہم بے ساز و سامان گھروں سے نکلے تھے۔ تم بھی بے ساز و سامان گھروں سے نکلو۔ جس طرح ہم نے ان دیکھے وطنوں میں تنکدوں کی سرزمینوں میں ڈیرے ڈالے تھے۔ تم بھی اسی طرح کرو۔ اگر تمہارے دلوں میں ہمارے جیسا خلوص ہمارے جیسا اشاعت دین کا جوش ہے۔ تو یقیناً تم بھی بڑی کارنامے کر کے دکھاؤ گے جو ہم نے کر کے دکھائے ہیں۔

بے شک بے شک ان بزرگوں کے مزاروں سے یہ صدا اٹھ رہی ہے۔ اور ہمارے کانوں میں آ رہی ہے۔ اور جو آگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے تن من میں لگا دی ہے۔ اس آگ کو اور بھی بڑھکاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے دنیا کے تمام کناروں پر اسلامی مشنوں کا سلسلہ قائم کر دیا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک نئے جوش اور ایک نئے عزم کے ساتھ اس کام کی تکمیل کرنے کے لئے اٹھی ہے۔ جس کا آغاز ان درویشوں نے نہایت خوش اسلوبی سے کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی بے بضاعتی کے باوجود اس کے پر شوق اور پر جوش مبلغ گھر بار چھوڑ چھاڑ کر ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اب ہمیشہ کے لئے قائم کر دیا ہے۔ اور ان اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والوں کو ایک عظیم مرکز کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا۔ اور جس کی آبیاری آپ کے خلفاء نے کی خاص کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے الٰہی اشارے سے ایسی تحریکیں جاری کی ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ تحریک مضبوط سے مضبوط تر اور وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی ہے۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی اگر تحریک جدید ہے تو دوسری کڑی "وقف جدید" ہے۔

تحریک جدید نے جہاں اسلام کا جھنڈا آج کفرستانوں میں بلند کیا ہے۔ تو وقف جدید اس شجرۂ طیبہ کی جڑوں کو زمین میں استوار کرنے کے لئے نہایت ضروری اقدام ہے دراصل "وقف جدید" ان درویشوں کی تحریک کا نقشہ ہے۔ جنہوں نے پہلے پہل تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ جنہوں نے تمام دنیوی سامان کو چھوڑ چھاڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کے سہارے پر کام شروع کیا تھا۔ یہی کام وقف جدید کے معلمین کے ذریعہ جاری ہوا ہے۔ چاہئے کہ بے نفس دین کے مخلص فدائی آگے آئیں۔ اور جس طرح ان قدیم درویشوں نے پہلے اپنے نفسوں کی تعلیم و تربیت کر کے خلق خدا کی تعلیم و تربیت کے مرکز قائم کئے تھے یہ بھی ویسا ہی کریں۔ جس طرح ان کو ان کے مرشد یہ کام سپرد کرتے تھے۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے اشارے سے ان کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ اس لئے کامیابی یقینی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی ہے ؎

سیرالیون میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی مساعی

- ۱۷۳۰ میل کا تبلیغی سفر
- ۹۶ افراد کا قبول اسلام
- تین نئی جماعتوں کا قیام
- معززین کی مشن ہاؤس میں آمد
- تعلیمی و تربیتی دورے

سیرالیون مشن کی سہ ماہی رپورٹ

(از مکرم مولوی میر غلام احمد صاحب نسیم بی۔اے بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیرالیون مشن نے حسب سابق اپنی تبلیغی مساعی جاری رکھیں مبلغین کرام اپنے اپنے حلقہ میں برابر تبلیغ اسلام کرنے میں مشغول رہے۔ سیرالیون کا ملک حال ہی میں برطانوی اقتدار سے آزاد ہوا ہے۔ اور آزادی کے ساتھ ساتھ نظریات میں تبدیلی کا ہونا بھی ایک طبعی امر ہے۔ چنانچہ آزادی کی فضا میں سانس لینے والے افریقن اب شدت سے محسوس کرنے لگے ہیں کہ اسلامی تعلیمات میں ہی ان کے گونا گوں مسائل کا صحیح حل ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا محض فضل ہے کہ ان ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادموں کے ذریعہ اسلام کا صحیح تصور ان کے سامنے آرہا ہے۔ گو نور احمدیت کے طلوع ہونے سے قبل بھی ان ممالک میں مسلمان اچھی خاصی تعداد میں آباد تھے مگر وہ تمام بدعات و توہمات اپنے اندر سموئے ہوئے تھے جو پرانے تمدن کے ان ممالک میں موجود تھے۔ جن کی وجہ سے اسلام کی وہ صحیح شکل لوگوں کے سامنے نہ آسکتی تھی جو رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کی تھی۔ یہ سعادت احمدیت کے خادموں کو نصیب ہوئی۔ اور ان دور دراز اور غیر متمدن علاقوں میں پہنچ کر اسلام کا روشن چہرہ پیش کر رہے ہیں۔ اور باوجود کم مائیگی اور بے سرو سامانی کے وہ اپنی استطاعت کے مطابق مشغول ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے جو نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور اسلام کو اس کے ذریعہ سے جو ترقی اور تقویت پہنچ رہی ہے اس کا اعتراف مخالفین بھی کر رہے ہیں۔

تبلیغی دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین کرام اپنی استطاعت کے مطابق دن رات اسلام کی اشاعت میں مشغول رہے۔ یہاں کے موسم کے مطابق ستمبر کا مہینہ بارشوں کے عروج کا مہینہ شمار ہوتا ہے۔ شدید بارشوں کی وجہ سے راستے عموماً خراب اور ناقابل سفر ہوتے ہیں۔ باوجود اس دقت کے خاکسار نے مکرم مولوی اقبال احمد صاحب کے ہمراہ پندرہ دن کا ایک تبلیغی دورہ کیا۔ مختلف مقامات پر پبلک تقاریر کیں۔ متعدد سوالات کے جوابات دئے گئے۔ اسلام کا عائلی نظام، تعدد ازدواج، اسلامی نظریہ وراثت وغیرہ مسائل پر مختلف قسم کے سوالات ہوتے رہے جن کے جوابات دیتے وقت ان کے مالہ وماعلیہ پر سیر حاصل بحث کی جاتی رہی اور مزید سوالات کا موقع دیا جاتا رہا۔ قریباً ۷ صد میل کا یہ سفر کیا۔ اور سینکڑوں لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔ اس دورہ میں جماعتوں کی تربیت اور ان کو بیدار کرنے کا مقصد خاص طور پر مدنظر رہا۔ احباب جماعت کو ان کی تبلیغی اور تربیتی ذمہ داریوں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی خاص طور پر تلقین کی گئی۔ ہر احمدی کو یاد دلایا گیا کہ اپنے عزیزوں اور دوستوں تک پیغام حق پہنچانا ان کا اولین فرض ہے۔ دوران سفر میں نماز مغرب کے بعد احادیث نبوی کا حسب موقع اور حسب حالات درس دیا جاتا رہا۔

دوران سفر فالا (Fala) کے ایک عیسائی پیراماؤنٹ چیف سے ملاقات ہوئی۔ دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ بالآخر جب الوہیت مسیح پر آئے تو انہوں نے تسلیم کیا کہ باوجود عیسائی ہونے کے میں اس عقیدہ سے متفق نہیں اور میں اس بارہ میں قرآن مجید اور بائیبل کا موازنہ کر رہا ہوں اور میری حالیہ تحقیق کے مطابق مسیح علیہ السلام کو الوہیت کا مقام دینا بعید از قیاس ہے اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ خدا تعالیٰ کا بھی کوئی بیٹا ہو سکتا ہے۔ اسلامی عقائد، تعلیمات اور ان کی سادگی پر طویل گفتگو ہوئی۔ گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ صاحب موصوف علمی ذوق رکھنے والے آدمی ہیں۔ لہٰذا رخصت ہوتے وقت قرآن کریم اور بائیبل کی تعلیمات پر غور و خوض کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ نیز یہ بھی کہا کہ اس بارہ میں خدا تعالیٰ سے دعا بھی کریں۔ تا خدا تعالیٰ حق کے لئے اس کا سینہ کھول دے۔ اسی طرح باجے بو میں بھی ایک عیسائی سے گفتگو کا موقع ملا یہ عجیب بات ہے کہ اس سفر میں جتنے بھی عیسائی حضرات سے ملنے کا موقع میسر آیا ہے۔ ان کے والدین مسلمان تھے لیکن وہ صرف عیسائی سکولوں میں تعلیم پانے کی وجہ سے اسلام کو خیرباد کہہ چکے تھے۔ جب ان کو اسلام کی اعلےٰ اور اکمل تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی تو انہوں نے شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے وعدہ فرمایا کہ وہ آئندہ سے اسلامی تعلیم پر صمیم دل سے غور کرنے کی طرف توجہ کریں گے۔ نیز یہ بھی کہا کہ آپ وقتاً فوقتاً ہمارے پاس ضرور آتے رہیں تا کہ ہمیں اسلام کی طرف صحیح رہنمائی حاصل ہو سکے یہ سفر بفضلہ تعالیٰ تربیتی لحاظ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔

مشن کے مجوزہ پروگرام کے مطابق ماہ اکتوبر میں مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نے سیرالیون کے شمالی اور جنوب مشرقی صوبوں کا دورہ یکے بعد دیگرے کیا۔ اس دورہ میں انہوں نے سینکڑوں میل کا سفر طے کیا۔ بیس مقامات پر تقاریر کیں۔ اور بیسیوں سوالات کے جوابات دیئے خصوصاً یہ امر واضح کیا کہ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی اکثریت صحیح اسلامی تعلیم سے منحرف ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن و احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق اسی زمانہ میں اسلام کا صحیح چہرہ روشن کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور جب تک اہل دنیا مسیح پاک علیہ السلام کی آواز پر لبیک نہیں کہیں گے۔ اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خوش نہیں کر سکیں گے اور یہ واضح بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلعم ان سے خوش نہیں ہوں گے تو وہ کسی صورت میں بھی خدا تعالیٰ کے موعودہ انعامات کے وارث نہیں ہو سکیں گے آپ کو پبلک تقاریر کرنے کا موقع بھی ملا۔ اور عوام کو عام سوالات کی اجازت دی گئی۔ بالآخر انہوں نے اعتراف کیا کہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو اس وقت اسلام کے پھیلانے کی خاطر سرگرم عمل ہے۔ انکے دوروں میں مشن کے لوکل مبلغ سعید بنگورا اور فوڈے صالح مختلف اوقات میں ان کے ساتھ رہے اور ترجمان کے فرائض ادا کرتے رہے۔

ایک یومانڈو نامی گاؤں میں نئی جماعت کا قیام بھی عمل میں آیا۔ سو اس لحاظ سے یہ دورے نہایت ہی کامیاب ثابت ہوئے۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر اینڈ مشنری انچارج سیرالیون نے اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں خود جنوب مشرقی صوبہ کی بعض اہم جماعتوں کا دورہ کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا اور احباب جماعت کی مشن سے دلچسپی کو بڑھانے اور ایثار و قربانی میں ترقی کا موجب ہوا۔

سیرالیون کی سالانہ کانفرنس کا وقت بھی قریب آرہا ہے (آٹھ تا دس دسمبر) اس سلسلہ میں بھی دورے کرنے اور جماعتوں کو ان کی ذمہ واریوں کا احساس دلانا ضروری تھا۔ چنانچہ اس غرض کو بھی ان دوروں میں مدنظر رکھا گیا۔ نیز لوکل مبلغین کو بھی دوروں پر برابر پروگرام کے ساتھ بھجوایا جاتا رہا۔

بو (BO) شہر میں تبلیغ کو تیز تر کرنے کے لئے مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام بھی تبلیغی پروگرام مرتب کیا گیا۔ چنانچہ دو عورتیں ہر اتوار کو تبلیغی دورہ پر لوگوں کے گھروں میں جاتی ہیں اور قریباً سارا سارا دن تبلیغ میں مصروف رہتی ہیں انکے پروگرام میں لٹریچر کی مفت تقسیم اور فروخت بھی شامل ہے۔ ان کی کوششوں سے بو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاندان جو چھ افراد پر مشتمل ہے۔ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔

ملاقاتیں

عربی کے ایک پروفیسر گنی سے سیرالیون تشریف لائے جب بو میں پہنچے تو انہیں احمدیہ مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی گئی۔ جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی اور اگلے روز بو کے آٹھ مزید مسلمانوں کے ہمراہ مشن میں تشریف لائے ان کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا اور دیر تک ان سے تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔ بالآخر ان کو احمدیت پر عربی اور

انگریزی میں لٹریچر پیش کیا گیا اور وہ احمدیت سے متعلق بڑا اچھا اثر لے کر مشن سے رخصت ہوئے۔ علاوہ ازیں ملک کے سرکردہ لوگوں سے بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں

ایک وفد کی آمد

بو میں عیسائی مشنوں سے تعلقات قائم کرنے اور تبادلہ خیالات کی راہ ڈالنے کے لئے F.U.B مشن کے انچارج سے ان کے مشن ہاؤس آنے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد۔ مکرم سمیع اللہ صاحب سیال۔ مکرم منور احمد صاحب وہاں تشریف لے گئے اور قریباً دو گھنٹہ تک ان سے نہایت دوستانہ ماحول میں مذہبی اور دیگر امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ خصوصاً مسیح کی آمد ثانی کا مسئلہ زیر بحث رہا۔ مکرم شیخ صاحب نے ازروئے بائیبل اس مسئلہ پر مدلل طریق پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں عیسائی مشن کے سٹاف سے بھی ملاقات ہوئی۔ نیز ان کے طریق کار اور مساعی کے نتائج سے بھی آگاہی ہوئی۔

باجے بو میں مسجد کی تعمیر

باجے بو میں ایک پرانی اور مخلص جماعت ہے جو الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم رضہ اور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی کوششوں سے قائم ہوئی تھی۔ مگر باوجود پرانی جماعت ہونے کے ابھی تک مسجد کے لحاظ سے وہ بہت سی نئی جماعتوں سے پیچھے تھی اور صرف ایک عارضی کچی مسجد میں نماز کا انتظام تھا۔ اب حال ہی میں وہاں کے احمدی پیرا ماؤنٹ چیف گمانگا نے اپنے خرچ پر مسجد کی تعمیر شروع کر دی ہے جس کی دیواریں چھت تک پہنچ چکی ہیں۔ ارادہ یہ ہے کہ مشرقی طرز پر میناروں والی ایک عالیشان مسجد تعمیر کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عمر میں برکت ڈالے اور خانہ خدا کو حسب منشا مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیرالیون، مسلم کانگرس میٹنگوں میں شرکت

فری ٹاؤن میں مسلمانوں کی ایک جماعت مسلم کانگرس کے نام سے موجود ہے جو ملک کے مسلمانوں کی بہبودی کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس مجلس کو ہمارے مشن کی ممبرشپ پر بجا طور پر فخر حاصل ہے۔ فری ٹاؤن میں متعین مبلغ ان کی میٹنگوں میں باقاعدہ حصہ لیتے رہے۔ ان دنوں مسلم کانگرس کے سامنے مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کے لئے کورس کے تعین کی تجویز زیر غور ہے۔ چونکہ سیرالیون میں انگریزی اور عربی زبان میں اسلام پر لٹریچر جماعت احمدیہ ہی پیش کر رہی ہے لہذا ہمارے مبلغ کی ہر تجویز قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی رہی۔

اس میٹنگ کے تین اجلاس ہو چکے ہیں جن میں مشن کی طرف سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج مشن کو شرکت کی توفیق ملی۔ مسلم کانگرس کی ہفتہ وار میٹنگوں میں مسلمانوں کی ترقی و بہبود کے متعلق مختلف تجاویز پیش کی جاتی رہیں۔

ریڈیو سیرالیون پر تلاوت و خطبہ

ریڈیو سیرالیون پر تلاوت قرآن پاک اور خطبہ جمعہ کا پروگرام بھی مسلم کانگرس کے سپرد ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے چار اشخاص مقرر ہیں۔ ان میں ایک احمدی مبلغ ہے۔ اس عرصہ میں مکرم حافظ بشیر الدین صاحب کو جو گنی کے ویزا کے دوبارہ حصول کے لئے فری ٹاؤن میں مقیم ہیں۔ دو بار تلاوت قرآن مجید اور اس کا ترجمہ مع تشریح کرنے کی توفیق ملی۔ اور خطبہ جمعہ جو نصف گھنٹہ تک ہوتا ہے مکرم امیر صاحب نے پڑھا جس میں سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا کہ دنیا کی موجودہ مشکلات اسلامی تعلیم کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے سے ختم ہو سکتی ہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال تین نئی جماعتوں کا قیام بھی عمل میں آیا۔ فری ٹاؤن کے قریب ایک قصبہ جو Leicester کے نام سے مشہور ہے۔ اس گاؤں میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد اور مسٹر ابونگے۔ محمد بشیر اور مسٹر عبد اللہ کول کی کوششوں سے ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔ سیرالیون میں عیسائیت کی ابتداء اسی گاؤں سے ہوئی تھی۔ اور ۱۸۱۵ء میں عیسائیت کی پہلی مشنری کو اسی گاؤں نے جگہ دی تھی اور جہاں انہوں نے سکول اور ہسپتال جاری کر کے اندرون ملک میں عیسائیت کو پھیلانے کی داغ بیل ڈالی۔ اب اس گاؤں میں بفضلہ تعالیٰ بارہ افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور ایک نہایت مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اب آہستہ آہستہ وہاں سے قریب کے گاؤں (Regent) میں بھی دو افراد بیعت کر چکے ہیں۔ اور اب ان مقامات میں منظم طور پر تبلیغ ہو رہی ہے اور عنقریب وہاں مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ جس کے لئے جگہ ایک دوست نے پیش کر دی ہے اور چندہ وغیرہ بھی اکٹھا ہو گیا ہے۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب نے اپنے عرصہ قیام میں ان جماعتوں کا دورہ کر کے ان کی تعلیم و تربیت اور تنظیم میں خاص حصہ لیا۔

اسی طرح اندرون ملک میں ایک گاؤں Panga نامی میں نئی جماعت قائم ہوئی تیسری جماعت Yamandu نامی گاؤں میں قائم ہوئی۔ جس کا ذکر مکرم اقبال احمد صاحب شاہد کے دوروں میں آ چکا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں چھیانوے افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوتے۔

لٹریچر کی اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں اخبار افریقن کریسنٹ باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ جس کی ایڈیٹری کے فرائض خاکسار کے ذمہ رہے۔ اخبار سیرالیون کی جماعتوں کے علاوہ ملک کے پڑھے لکھے طبقہ کو باقاعدگی کے ساتھ اور بروقت پوسٹ کیا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں تعلیمی اداروں۔ گورنمنٹ انفارمیشن آفس اور دیگر مشنوں کو بھی بھجوایا جاتا رہا۔ اخبار مذکورہ میں اسلامی تعلیمات پر چیدہ چیدہ مضامین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں منتخب کر کے شائع کئے جاتے رہے۔ اخبار مذکور کے علاوہ ربوہ سے آمدہ لٹریچر" رسالہ ریویو آف ریلیجنز" ملک کے پڑھے لکھے طبقہ کو تحفۃً بھجوایا جاتا رہا۔ اسی طرح رسالہ "البشریٰ" بعض بااثر شامی احباب کو دیا گیا۔

تعلیم

عرصہ زیر رپورٹ میں مشن کے زیر انتظام سکولوں میں تعلیم کا کام باقاعدہ جاری رہا۔ موسمی تعطیلات کے بعد سکول نئے جوش اور ولولوں کے تحت کھلے۔ احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول تعطیلات کے بعد نئی اور مستقل عمارت میں شروع ہوا جس کی تعمیر اور تکمیل میں مکرم شیخ نصیر الدین صاحب احمدیہ جنرل سپرنٹنڈنٹ احمدیہ سکولز و پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول اور مکرم سمیع اللہ صاحب سیال ایجوکیشن سیکرٹری کو بڑی تن دہی اور جانفشانی سے کام لینا پڑا۔

تعلیمی دورے

سکولوں کی کثرت اور علمی معیار کو بلند کرنے کی خاطر مکرم شیخ نصیر الدین صاحب نے تین مرتبہ شمالی صوبہ کا دورہ کیا۔ جس میں مگبورکا۔ لونسر۔ روکوپور۔ [illegible] خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ صاحب موصوف نے سکولوں کا معائنہ کر کے سکولوں کی حالت بہتر اور مفید تر بنانے کے لئے خاص ہدایات جاری فرمائیں۔

مشن کی تعلیمی مساعی نے گذشتہ چند سالوں میں ملک کی ثقافتی اور تعلیمی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ جسے ملک کے پڑھے لکھے اور سرکردہ لوگ بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہے کہ آزادی کی فضا میں سانس لینے والے اپنے ملک کو کسی لحاظ سے بھی دوسرے ملکوں سے پیچھے دیکھنا نہیں چاہتے۔ چنانچہ یہی احساس اب یہاں غالب ہے۔ سیرالیون کو تعلیمی لحاظ سے اعلیٰ سطح پر لانے کے لئے جدوجہد جاری ہے۔ کانفرنسز جاری ہیں۔ جن میں احمدیہ مشن کی طرف سے نمائندگی کے فرائض مکرم شیخ نصیر الدین صاحب ایم اے۔ جنرل سپرنٹنڈنٹ احمدیہ سکولز و پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول باحسن طریق سرانجام دے رہے ہیں۔

خط و کتابت

یہ ایک طبعی بات ہے کہ کسی ادارہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کی خط و کتابت اور دفتری کام بھی بڑھ جاتا ہے۔ سیرالیون مشن بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترقی کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ لہذا مشن کی خط و کتابت بھی ایک خاص رنگ پکڑ چکی ہے۔ چنانچہ زیر رپورٹ عرصہ میں صرف مشن سے متعلق تین صد کے قریب خطوط ارسال کئے گئے۔ تعلیم کے متعلق خط و کتابت اس کے علاوہ ہے جو ان اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔ ان خطوط میں تبلیغی تربیتی اور انتظامی خطوط شامل ہیں۔ بالآخر قارئین کرام سے ملتمس ہوں کہ وہ مبلغین کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں باصحت رکھے اور کماحقہٗ خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

خواجہ غلام محمد صاحب ڈار ابن

خواجہ غلام محمد صاحب ڈار ابن عبدالرحمن صاحب ڈار مرحوم اپنے گاؤں اسنور کشمیر بھارت میں سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان و جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(خواجہ عبدالکریم۔ گولبازار ربوہ)

(۲) میرے تایا جان مکرم منشی محمد عبد اللہ صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد اسلم واٹر ورکس نمبر ۱۲ محمد آباد اسٹیٹ)

حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کا ذکرِ خیر

(۱)

—از مکرم خان عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ—

حضرت میاں محمد عبد اللہ خانصاحب مرحوم و مغفور نیک والد بزرگوار کے فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند نسبتی (داماد) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بہنوئی ذاتی طور پر نیک متقی تھے سادہ طبیعت۔ کم گو۔ راستباز اور منکسر۔ رشتہ داروں اور اصحاب جماعت احمدیہ سے نہایت محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ خاکسار پر خاص طور پر بہت مہربان تھے اور بہت محبت فرماتے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ بفضلہ تعالیٰ مذہبی تھے۔ باقاعدہ چندہ ادا کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ سلسلہ احمدیہ کے فدائی اپنے ملازمان پر ہمیشہ مہربانی فرماتے۔ گالی دینے سے نفرت تھی۔ اگر ملازموں سے کوئی قصور ہو جاتا تو معاف فرماتے

مجھے خوب یاد ہے کہ جب بھی خواجہ مرحوم سے ذکر کرتا کہ آپ کے لئے نماز دل میں دعا کیا کرتا ہوں تو اس کے جواب میں ہمیشہ یہ فرماتے کہ "خانصاحب میرے لئے خصوصیت سے یہ دعا کیا کریں کہ میرا انجام بخیر ہو"

اس خواہش سے جو آپ فرمایا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ آپؓ کو حصولِ رضائے الٰہی کے لئے کس قدر تڑپ تھی۔ دراصل یہ سب آپؓ کو نیک نسبتوں سے منسوب ہونے کا نتیجہ تھا۔ میں نے کبھی کسی پر ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ اپنی بیگم صاحبہ حضرت مخدومہ جنابہ امۃ الحفیظ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس اپنے رشتہ پر فخر محسوس فرمایا کرتے تھے چنانچہ یہ اسباب کا نتیجہ تھا کہ حفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیماری کے ایام میں بے حد خدمت کی۔ دعا ہے کہ مرحوم و مغفور کے درجات بلند سے بلند ہوتے چلے جائیں اور بفضلہ تعالیٰ جنت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو۔

(۲)

—از مکرم شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ—

مجھے حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے ماتحت ملکانہ تحریک میں کام کرنے کا موقعہ ملا اور پھر تقسیم ملک کے بعد جبکہ صدر انجمن احمدیہ کے متعدد کارکنان انجمن کو چھوڑ کر منتشر ہو چکے تھے اور انجمن کا مرکزی آفس جودھامل بلڈنگ لاہور میں تھا۔ آپ اُن ایام میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ تھے۔ یہ انتہائی مشکلات کا دور تھا آدمیوں کی کمی تھی اور روپیہ کی بھی شدید کمی تھی۔ انہی ایام میں موجودہ ربوہ (موضع چک ڈھیگیاں) کی زمین خریدنے کا فیصلہ ہوا تو جو درخواست گورنمنٹ کے نام رقبہ مذکور کی خریداری کے لئے لکھی گئی تھی۔ آپ ہی کے اس پر دستخط تھے۔ یہ درخواست حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم نے اسی مقام ربوہ پر مجھے دی جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اس رقبہ کو موقعہ پر دیکھکر خریدنے کا ارشاد فرمایا۔ میں نے اسی دن شام کو لائلپور کے ڈاک بنگلہ پر ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ کی خدمت میں پیش کی گویا موجودہ ربوہ کی خرید کی ابتداء آپ کے دستخطوں سے ہوئی تھی۔ یہ واقعہ اخیر ستمبر ۱۹۴۸ء یا اکتوبر ۱۹۴۸ء کا ہے۔ ایام رہائش قادیان میں بھی جبکہ وہ اراضیات کی خرید و فروخت کا کام کرتے تھے اس ضمن میں بھی مرحوم اکثر اوقات مجھ سے کام لیتے رہے ہیں۔

ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے تھے ہنس مکھ اور خوش دل انسان تھے۔ مسکرا کر محبت کے جذبات سے بات کرتے تھے۔ اُن کو ملنے اور دیکھنے سے خوشی اور راحت حاصل ہوتی تھی۔ موقعہ بموقعہ مالی فائدہ بھی پہنچاتے تھے۔

وہ پاکیزہ انسان اور ایک سعید روح تھی جو اُٹھ گئی اور ہم ان کا مسکراتا ہوا چہرہ اب اس دنیا میں نہ دیکھ سکیں گے مجھے ان کی جدائی سے گہرا رنج ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے اُن کے پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کا سایہ ہمیشہ ہمیش اُن پر رہے آمین۔ ملکانہ تحریک میں جب خاکسار آگرہ۔ سکراوا نوگاؤں وغیرہ علاقہ جات میں کام کر کے واپس قادیان پہنچا تو آپ نے ملکانہ تحریک کے مرکزی افسر ہونے کی حیثیت سے حسب ذیل خوشنودی کا سارٹیفکیٹ دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فرمان اظہار خوشنودی حضرت خلیفۃ المسیح الموعود سید الانام علیہما السلام۔

منشی محمد دین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اپنا وقف کردہ وقت پورا کر کے آپ واپس آ رہے ہیں۔ یہ موقع جو خدمت کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے اس پر آپ جس قدر خوش ہوں کم ہے۔ اور جس قدر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں تھوڑا ہے۔ ایسی سخت قوم اور ایسے نامناسب حالات میں تبلیغ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اور ان حالات میں جو کچھ آپ نے کیا ہے۔ وہ اپنے نتائج کے لحاظ سے بہت بڑا ہے۔ آپ لوگوں کے کام کی دوست کیا دشمن بھی تعریف کر رہا ہے۔ اور یہ جماعت کی ایک عظیم الشان فتح ہے۔ جو میری خوشی و مسرت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس کام کو قبول فرمائے۔ میں آپ لوگوں کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔ اور انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔ امید ہے کہ آپ لوگ اس کام کو بھی یاد رکھیں گے۔ جو واپسی پر آپ کے ذمہ ہے۔ اور جو ملکانہ کی تبلیغ سے کم نہیں یعنی اپنے ملنے والوں اور دوستوں میں اس کے لئے جوش پیدا کرتے رہنا۔ کیونکہ اس سے بڑی مصیبت اور کوئی نہیں کہ ایک شخص کی محنت آبیاری کی کمی سے برباد ہو جائے۔ مومن کا انجام بخیر ہوتا ہے اور اسے اسکے لئے خود بھی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

والسلام ۲۵ جون ۱۹۲۳ء

دستخط مرزا محمود احمد

حبی فی اللہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسداد ارتداد میں آپ کی خدمات کو جو قبولیت کی عزت بخشی ہے اور خوشنود مزاج کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ آپ کے لئے قابل مبارکباد ہے۔ اور مجھ کو خاص طور پر خوشی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری ماتحتی میں کام کرنے والی جماعت کو یہ عزت عطا کی۔ تین خوشی کے ساتھ آپ کو یہ سند خوشنودی دیتا ہوں۔ آپ ہمیشہ اپنی زندگی میں سلسلہ کی خدمت کے لئے تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

۳۰ جون دستخط محمد عبد اللہ خان

(۳)

—از مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی سکھر—

پیدائشی احمدی ہونے اور تقریباً ہم عمر ہونے کی وجہ سے یوں تو میں محترم جناب نواب محمد عبد اللہ خاں صاحبؓ کو چھوٹی عمر سے ہی جانتا ہوں۔ مگر قریب سے جاننے کا موقع مجھے بوجہ سندھ میں ملازم ہونے کے ملا۔ مرحوم کی سندھ میں زمین تھی۔ اس لئے ملاقات کے مواقع گاہے گاہے ملتے رہے اور بعد میں تو ان کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے زیادہ تعلق ہو گیا۔ چنانچہ کبھی کبھار کسی موقع پر خاکسار کو کسی کام میں ثواب لینے کے لئے بذریعہ خط بھی تحریر فرما دیتے مجھے جب لاہور جانے کا موقع ملتا تو حضرت مرحومؓ کو ملنے کی ضرور کوشش کرتا اور اگر کبھی اتفاق سے اپنی موٹر پر جاتے ہوئے مجھے دیکھ لیتے تو موٹر ٹھہرا کر ضرور ملاقات کا شرف بخشتے اور مکان پر آنے کے لئے خاص تاکید فرماتے۔ چنانچہ جب میں حاضر ہوتا تو فرماتے کہ تکلف کرنے کی ضرورت نہیں جب لاہور آئیں ضرور ملیں۔

بعض دفعہ سندھ کی اراضیات کے متعلق مشورہ بھی طلب فرما لیتے اور اگر کوئی خاص بات ہوتی تو بعض دفعہ فرما دیتے کہ فلاں کے ساتھ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ حتی الوسع تقویٰ کے ہر پہلو پر نگاہ رکھتے جب درمیان میں لمبے عرصہ کے لئے آپ کو بیماری کی تکلیف رہی اور اس دوران میں مجھے لاہور جانے کا موقع ملتا تو میں آپ کی تیمارداری کے لئے حاضر ہوتا تو بڑی محبت سے پاس بٹھا کر بات بات میں دعا کے لئے تاکید فرماتے۔ آخر میں مرض الموت میں جو میرے خط کا جواب آپ نے ماہ ستمبر میں ارسال فرمایا اس میں لکھا:۔

مکرمی اخویم صوفی صاحب

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط میری طبیعت پوچھنے کے بارہ میں ملا۔ جزاکم اللہ۔

میں تو بیمار ہوں۔ یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میری طبیعت ابھی بدستور خراب ہے کمزوری بہت زیادہ ہے بخار بھی تقریباً روز ہو جاتا ہے۔ دل میں بھی ڈاکٹر کمزوری زیادہ بتاتے ہیں۔ آپ میرے لئے خاص دعا فرماتے رہیں اور مکرم عبد الرحمان صاحب کو بھی میرا سلام دیں اور دعا کے لئے کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا محافظ و ناصر ہو۔ والسلام

عبد اللہ خان

اس خط سے آپ کے عظیم الشان اخلاق کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں خاص جگہ عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کی اعلیٰ خوبیوں کا وارث بنائے۔

(آمین ثم آمین)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی کرنیوالے مخلصین

جماعت احمدیہ کراچی سے جناب چوہدری فیض عالم خانصاحب چنگوی سیکرٹری تحریک جدید کراچی مطلع فرماتے ہیں۔ حسب ذیل دوستوں نے سال ۲۸/۱۸ میں وعدوں کے ساتھ ہی نقد ادائیگی فرمادی ہے۔ احباب کرام ان مخلصین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نمبر	نام	مقام	رقم
۱	مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ	کراچی	۲۲۵۵/= روپے
۲	مکرم مسعود احمد صاحب خورشید	ناظم آباد	۲۴۰۶/=
۳	مکرم عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی	مارٹن	۵۵۰/=
۴	مکرم مولوی عبد المجید صاحب	لارنس روڈ	۳۵۰/=
۵	مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی	۱۷۰/=
۶	محترم قریشی علی محمد صاحب	ل مارکیٹ	۸/۲۵
۷	مکرم پیر شریف احمد صاحب	پیر کالونی	۳۳/=
۸	مکرم سلطان جہانگیر صاحب	ناظم آباد	۲۲۸/=
۹	مکرم ڈپٹی محمد حسین صاحب	شرقی	۵۹/۱۳
۱۰	مکرم مرزا مجید احمد صاحب	پیر کالونی	۲۵/=
۱۱	مکرم منیر احمد صاحب	صدر	۲۵/=
۱۲	مکرم منصور احمد صاحب ملکھنوی	فیڈرل	۲۲/=
۱۳	مکرم چوہدری محمد صادق صاحب	" "	۱۵/=
۱۴	مکرم مرزا احمد اسلم صاحب	" "	۲۰/=
۱۵	مکرم رشید احمد صاحب	" "	۴۹/۵۰
۱۶	مکرم محمد ظفر اللہ بٹ صاحب	" "	۲۸/=
۱۷	مکرم محمد عظیم صاحب	" "	۷۳/=
۱۸	مکرم علی محمد انور صاحب	" "	۳۲/=
۱۹	مکرم عبد الکریم صاحب عباسی	فیڈرل ایریا	۱۲/۷۵
۲۰	مکرم عبد الماجد صاحب	ہاؤسنگ	۷۰/=
۲۱	مکرم آغا عبد الرحمٰن صاحب	ناظم آباد	۲۲/=
۲۲	مکرم غلام احمد صاحب	"	۱۴۵/=
۲۳	مکرم منصور احمد صاحب	سعید منزل	۶/۵۰
۲۴	مکرم شیخ نور الٰہی صاحب	ہاؤسنگ	۷/=
۲۵	مکرم ملک مبارک احمد صاحب	ناظم آباد	۳۰۵/=
۲۶	مکرمہ مبارک بیگم صاحبہ اہلیہ "	"	۵۵/=
۲۷	بچگان مکرم ملک مبارک احمد صاحب	"	۳۰/=
۲۸	مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب	"	۱۰/=
۲۹	مکرم چوہدری فیض عالم صاحب چنگوی	جیکب لائنز	۱۰/=
۳۰	مکرم حاجی عبد الکریم صاحب	ناظم آباد	۵/=
۳۱	مکرم افتخار احمد صاحب	"	۱۰/۳۱
۳۲	مکرم میر غلام احمد صاحب	مارٹن	۶/=
۳۳	مکرم چوہدری محمود احمد صاحب	ناظم آباد	۱۰/=

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کے لئے ٹک شاپ کی ضرورت

اب جبکہ انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کے نئے زمین کے استعمال کا کام تقریباً اختتام پر پہنچ رہا ہے اور ساتھ ہی ایسے طلباء اور اساتذہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جو کالج کے قریب ہی رہائش رکھنے کے خواہشمند ہیں اس لئے کالج کے احاطے میں ایک ٹک شاپ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ جس میں دودھ۔ دہی۔ چائے کا سامان اور بعض یہ چوق اشیاء رکھی جائیں۔ اس علاقے میں اگرچہ آمد و رفت کی دقت ہے۔ لیکن دودھ۔ گھی وغیرہ نہایت خالص اور مناسب قیمت پر دستیاب ہو جاتے ہیں۔ درخواست دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ دیانتدار اور صاحب اخلاق ہو اور کالج کے قواعد کی پوری پابندی کرنے والا ہو۔ درخواستیں جلد ارسال کریں۔

(پرنسپل)

مساجد ممالک بیرون کیلئے قابل قدر اخلاص

مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب جمبڑ جنہیں ایک غلط فہمی کی بنا پر ایک شکریہ کا خط بھجوایا گیا تھا جواباً تحریر فرماتے ہیں

"آپ محترم کا پوسٹ کارڈ خاکسار کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپیہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے ذکر میں وصول ہونے پر شکریہ کا ملا۔ ...... بہت غور کیا مگر بندہ کی دانست میں یہ بات نہیں آسکی کہ میں نے آپ کو کوئی ایسی رقم بھجوائی ہے۔ ..... خاکسار نے آج ہی مبلغ -/۱۵ روپے کا منی آرڈر آپ کے نام کا کر دیا ہے"

مکرم ڈاکٹر صاحب کا اخلاص قابل قدر ہے کہ دفتر ہذا کی طرف سے غلط فہمی کی بنا پر لکھے ہوئے خط کو پورا کرنے کے لئے مبلغ پندرہ روپیہ بہرحال مساجد ممالک بیرون کے لئے ارسال فرما دیئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالےٰ

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک لیکچر

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸/۱۱ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار البرکات میں ایک تربیتی و علمی اجلاس ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جامعہ احمدیہ کے طلباء میں سے خاکسار (بشیر احمد اختر) اور عزیز محمد صاحب المہر نے غرباء کے حقوق اور مرکز کے آداب، پر تقاریر کیں۔ ازاں بعد سید جواد علی صاحب نے ایک نہایت مفید اور پر از معلومات لیکچر فرمایا۔ "امریکہ میں احمدیت کا اثر مقامی احمدیوں پر" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ امریکہ میں رہنے والے احمدی خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلام کی ایک چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ انکی روحانیت میں ترقی اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق، عبادات اور نمازوں میں شغف، اور احمدیت سے فدائیت قابل رشک اور قابل تقلید ہے۔ اور پھر دہریت کے ماحول میں اس قابل رشک نمونے کا مظاہرہ بےنظیر ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ کئی احمدیوں نے محض دین اسلام کی خاطر اپنی جائیدادیں وقف کی ہوئی ہیں۔ آخر میں آپ نے بیان فرمایا کہ احمدی مبلغین کی قربانیوں کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے یہ فضل کیا ہے کہ وہاں کی فضا اب بدل رہی ہے۔ وہ لوگ اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جبکہ جوق در جوق لوگ اسلام کی طرف آئیں گے انشاء اللہ تعالےٰ العزیز۔ شکریہ اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(بشیر احمد اختر نائب سیکرٹری الجمعیۃ العلمیہ)

ضرورت لائبریرین

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کو اپنی لائبریری کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے خواہشمند احباب جلد اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر، پریذیڈنٹ یا قائد مجلس کی تصدیق کے ہمراہ مکرم قائد صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔ اور یکم دسمبر بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مسجد فضل لائلپور میں انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔ نیز ان شرائط کو مدنظر رکھا جائے۔

عمر چالیس سال سے کم نہ ہو۔ تعلیم میٹرک سے کم نہ ہو۔ اور تنخواہ ۵۰ سے ۷۵ تک دی جائیگی۔ لائلپور میں رہائش رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔ اور امیدوار کو انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر آنا ہوگا

(منجانب ناظم لائبریری مشتاق احمد ہاشمی مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور)

ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کا سالانہ اجتماع

حسب معمول اس دفعہ بھی ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کا سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ مرکز کی طرف سے محترمہ امۃ الرشید صاحبہ شوکت مدیرہ مصباح نے بطور نمائندہ شرکت کی اور اپنی قیمتی ہدایات سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا۔

اجتماع اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ امۃ الہادی قریشی سیکرٹری نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔ بچیوں کے چھوٹے اور بڑے گروہوں نے مختلف دینی علمی اور ذہنی مقابلوں میں شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ چنانچہ تلاوت قرآن پاک۔ تقریروں اور نظموں کے مقابلے بیحد دلچسپ رہے اجتماع کے اختتام پر نمایاں طور پر کامیاب ہونے والی بچیوں کو انعامات دئے گئے۔ جو از راہ کرم محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ حضرت ام متین صاحبہ نے ارسال فرمائے تھے

(ممتاز قریشی نگران اعلےٰ ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر)

اہم طبی معلومات

تمباکو نوشی

آجکل سگریٹ نوشی کا عام رواج ہے جسے دیکھو سگریٹ کے کش پر کش لگا رہا ہے اور زندگی کے مزے لوٹ رہا ہے۔ پہلے زمانے میں لوگ چلم اور حقہ پر اکتفا کیا کرتے تھے اب چونکہ زمانہ زیادہ ترقی کر گیا ہے مہذب ہو چکا ہے۔ اس لئے سگریٹ اور پائپ وغیرہ نے ان کی جگہ لے لی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سگریٹ پینے سے غم غلط ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن یہ محض خوش فہمی ہے جو عام لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ سگریٹ نوش دو کشوں میں جتنی نکوٹین (ایک قسم کا زود اثر زہر) اپنے اندر کھینچتا ہے اگر اس مقدار کو ایک خوراک کی صورت میں دیا جائے تو وہ فی الفور مر جائے گا۔ اس نکوٹین کے تمباکو میں خاصی مقدار میں کاربن مونو آکسائڈ آرسنگ ہائڈروجن سی نائڈ زہریں بھی ہوا کرتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ کارسی نوجن بھی خاصی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض زہروں کے اثرات فی الفور اور بعض بدیر ہوا کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے آج تک کوئی ایسا طریق تشخیص معلوم نہیں کیا جا سکا۔ جس سے یہ پتہ چل سکے کہ جسم انسانی میں تمباکو نوشی سے کون کون سے امراض پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ اور کن کن کو تقویت ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں کا مرض سرطان اس کا براہ راست نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ حساب لگایا گیا ہے کہ سگریٹ نہ پینے والوں کے مقابلہ میں سگریٹ نوشوں کی شرح اموات ۶۸ فیصد زائد ہے۔ اسی طرح پائپ نوشوں کی ۳۴ فیصد۔ اور سگار نوشوں کی ۲۲ فیصد اموات زائد ہوا کرتی ہیں۔ حقہ نوشوں کے مقابلہ میں چلم کشوں کی شرح اموات ۱۵ فیصد زائد ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح سلفا۔ مدک اور چانڈو پینے والے زیادہ تر اعصابی بیماریوں کے شکار ہوا کرتے ہیں۔ تمباکو نوشی سے نہ صرف مرض سرطان پیدا ہوتا ہے بلکہ ٹی بی۔ دمہ۔ نمونیہ۔ انفلوئنزا۔ کھانسی وغیرہ بیماریوں کو بڑھاتی ہے۔ تمباکو نوشی مادہ تولید کو کمزور کرتی اور جنسی خواہش میں اضافہ کرتی ہے۔ کچا تمباکو کھانے والوں کو جگری سرطان کا ہو جانا یقینی ہے۔ اگر کسی شہر کی آبادی ایک لاکھ فرض کر لی جائے تو اس میں سگریٹ نہ پینے والوں اور سگریٹ نوشوں کے درمیان شرح اموات حسب ذیل نسبت سے ہوگی۔

حال ہی میں امریکن سرطان سوسائٹی نے سرطان کے مریضوں کا جو جائزہ لیا ہے اس کی رو سے پھیپھڑوں کے سرطان سے ہونے والی اموات کی شرح بڑھ رہی ہے جو بلاواسطہ تمباکو نوشی کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔

تمباکو نوشی سے نہ صرف پھیپھڑوں میں مرض سرطان پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ بلکہ گلے اور آنتوں میں بھی کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ شہری علاقوں میں جہاں کی ہوا بوجہ کثرت آبادی یا مختلف دستکاریوں کے پھیلنے ہی خراب ہوا کرتی ہے۔ جوڑ، دق و دوسری بیماریوں کا باعث بن جاتی ہے۔ سابق صوبہ سرحد میں چلم کا بہت رواج ہے اسی طرح کھانے کی یا منہ میں ڈالنے کی اور سونگھنے کی نسوار کا بھی استعمال کیا جاتا ہے جو تمباکو سے بنائی جاتی ہے اور صحت کے لئے اسی طرح مضر ہیں جس طرح سگریٹ نوشی ہوتی ہے۔ بلکہ چلم کے استعمال سے دل کی رگوں کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور نسوار سے قوت باصرہ خراب ہو جاتا ہے

ہمارے معاشرے میں اصلاح کے جو طریقے رائج ہیں وہ بدقسمتی سے زیادہ تخریبی اور سطحی ہیں نفسیاتی اور طبی نہیں ایسے علاقے میں جہاں ناخواندگی اور توہمات پرستی نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ صوبہ سرحد بالخصوص پشاور شہر کا محل وقوع منطقہ معتدلہ میں ہے۔ یہ شہر سطح سمندر سے بھی کافی اونچا ہے۔ یہاں باڑے کا پانی بھی شیریں اور صحت بخش ہے۔ قسم قسم کے میوے سال کے بارہ مہینے ملا کرتے ہیں۔ گوشت خوری لوگوں کی گھٹی میں پڑی ہے۔ مگر لوگوں کی صحت کا یہ عالم ہے کہ مرض ٹی بی کو روکنے کے لئے بلدیہ پشاور کو صنعتی نمائش کا اہتمام کرنا پڑا ہمارے معاشرہ کی اصلاح اس لئے نہیں ہو سکتی کہ اخلاقی و جسمانی بیماریوں کے اسباب و علل کا سد باب نہیں کیا جاتا جو ضروری ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم صوبیدار عبدالصمد صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالستار رفیق)

(۲) خاکسار خادم مسجد احمدیہ حافظ آباد کی بیوی عرصہ تین ماہ سے بعارضہ تنفس و ضعف متواتر بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(کرم دین خادم مسجد احمدیہ حافظ آباد)

مشین جو قلب میں دوبارہ حرکت پیدا کردیتی ہے

امریکہ میں ایک ایسی مشین آزمائش کے لئے تیار کی گئی ہے جس سے قلب پر مالش کر کے اسے دوبارہ حرکت میں لایا جا سکے گا اور اس مقصد کے لئے اب سرجن کو اپنے ہاتھ استعمال نہیں کرنا پڑیں گے۔ یہ مشین اپریشن کے کمرے میں ہنگامی حالات میں عہدہ برآ ہونے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ اسے تیار کرنے کے لئے شکاگو یونیورسٹی کے طبی سائنسدان تین سال تک کام کرتے رہے ہیں۔ اس آلے کا نام "میکینیو کارڈیک پلسیٹر" ہے اور شکاگو یونیورسٹی کے طبی سائنسدانوں کا بیان ہے کہ قلب پر مالش کرنے کے دوران خون دوبارہ شروع کرنے کے لئے ہاتھ کے بجائے اسے استعمال کیا جائے تو کامیابی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ تجربہ گاہوں میں تازہ ترین تجربے کرنے کے لئے اکتیس جانوروں کے قلب کی حرکت بند کر دی گئی تھی۔ یہ مشین ان میں سے انتیس کو دوبارہ زندہ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ باقی دو جانور دوسرے اسباب کی بنا پر جانبر نہیں ہو سکے۔ قلب میں دوبارہ حرکت پیدا کرنے کے لئے حال میں جو کوششیں کی گئیں۔ ان میں سے اکثر پر ہاتھ سے مالش کی گئی ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ اس طرح نصف سے بھی کم مریضوں کی جان بچائی جا سکتی ہے۔ تحقیقاتی سائنسدانوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دل پر کافی دیر تک دباؤ باقی رکھنے کے لئے سرجنوں کی صلاحیت یکساں طور پر مساوی نہیں ہوتی۔ قلب کو دوبارہ حرکت میں لانے کا عمل اس کی دھڑکن بند ہونے کے بعد ۴ منٹ کے اندر شروع ہو جانا چاہیئے تاکہ قلب یا دماغ میں کوئی ناقابل علاج خرابی پیدا نہ ہونے پائے۔ بعض اوقات . . . . ہاتھوں سے متواتر دو گھنٹے تک مالش جاری رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

قلب پر مالش کرنے کی مشین اس طرح بنائی گئی ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ یہ مشین اس طرح کام کرتی ہے کہ پہلے دل پر ایک غلاف سا چڑھا دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد پمپ سے اس میں آہستہ آہستہ ہوا بھری جاتی ہے۔ پمپ عام طور پر اس رفتار سے چلایا جاتا ہے کہ دل میں ایک منٹ میں ۶۰ بار انقباض پیدا ہو لیکن اسے تیزی یا آہستگی سے بھی چلایا جا سکتا ہے۔ پمپ اس طرح چلتا ہے کہ اس کا ایک تہائی زور خون باہر پھینکنے پر صرف ہو اور دو تہائی زور خون کھینچنے پر۔ جیسا کہ عام طور پر دل کی حرکت سے ہوتا ہے۔

انسانوں کے لئے اس آلے کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے تحقیقاتی جماعت کے ارکان نے کہا ہے کہ ان تجربوں کے جو نتائج نکلے ہیں ان کی بنا پر ہماری رائے میں یہ مشین ایسی صورتوں میں خاص طور پر سودمند ثابت ہوگی جب دل کام کرنا چھوڑ دے۔ ہمیں اس کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے کہ ضرورت پڑتے ہی دل کی مالش شروع کر دی جائے۔

ایسے حالات میں جب طویل مدت تک مالش ضروری ہو اس آلے کے استعمال سے بڑی عمدگی کے ساتھ مالش جاری رکھی جا سکتی ہے۔ اسکے علاوہ ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں

. . . .

. . . .

. . . کہ دل پر مالش کرنے کی ایک عمدہ مشین قلب کی حرکت بند ہونے کے علاوہ بہت سے دوسرے امراض مثلاً عمل جراحی کے ذریعے دل کی خرابیوں کو دور کرنے اور دوران خون جاری رکھنے کی صلاحیت میں کمی یا دل میں خون پہنچانے کی خامیوں سے متعلق بیماریوں کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے۔

صدر کینیڈی کی طرف سے امریکی حکومت میں بعض تبدیلیوں کا اعلان

ان تبدیلیوں سے زیادہ تر محکمہ خارجہ اور وائٹ ہاؤس کا عملہ متاثر ہوا ہے

واشنگٹن ۲۷ نومبر۔ صدر کینیڈی نے اپنی حکومت میں بعض تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے۔ ان تبدیلیوں کا انکشاف کل صدر کینیڈی کے پریس سکرٹری مسٹر پیرے سیلنگر نے ہینس پورٹ (میسا چیوسٹس) میں کیا جہاں آج کل صدر کینیڈی تعطیلات گذار رہے ہیں۔

ان تبدیلیوں سے جو عہدیدار متاثر ہوئے ہیں ان میں سے کسی کو الگ نہیں کیا گیا ہے مسٹر چسٹر باولز کو انڈر سیکرٹری آف اسٹیٹس کے عہدہ سے ہٹا کر اعلیٰ پالیسی بنانے والے شعبہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح وائٹ ہاؤس کے عملے میں بھی بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ مسٹر سیلنگر نے بتایا کہ اس ردوبدل کا جس سے محکمہ خارجہ کے علاوہ وائٹ ہاؤس کا عملہ بھی متاثر ہوگا۔ مقصد یہ ہے کہ متاثرہ دفتروں سے ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام لیا جائے تاکہ اس طرح وہ اپنی اہلیت سے قوم و ملک کو زیادہ فائدہ پہنچا سکیں۔

پہلا آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ربوہ ۲۷ نومبر۔ اس سال سے ربوہ میں ایک اور باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا اجرا کیا گیا ہے جس میں ربوہ کے تمام کلب جن کا سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور سے الحاق ہے۔ شامل ہو سکیں گے۔ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر تعلیم الاسلام کالج کی باسکٹ بال کورٹس پر کھیلا جائے گا ۲۸ نومبر سے یکم دسمبر تک روزانہ ساڑھے تین بجے بعد نماز عصر میچز شروع ہوا کریں گے شائقین حضرات سے درخواست ہے کہ ٹورنامنٹ میں شامل ہو کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

رننگ ٹرافی کے علاوہ انفرادی انعامات بھی دئے جائیں گے۔ تقسیم انعامات کی رسم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ادا فرمائیں گے۔

Draws مؤرخہ ۲۷ نومبر بوقت سوا چھ بجے شام ڈالے جائیں گے۔

لطیف احمد
سیکرٹری ٹورنامنٹ

درخواست دعا

مکرم شیخ کلیم الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ کلرک دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ ایک ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ پہلے بخار آیا جو گیارہ روز کے بعد اترا۔ اس کے بعد چہرہ اور ہاتھ پاؤں پر ورم ہو گیا۔ اب بلڈ پریشر تشخیص ہوا ہے کمزوری بہت ہو گئی ہے نیز آپ کی اہلیہ صاحبہ اور بیٹی بھی بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

ولادت

(۱) مؤرخہ ۲۰/۱۱/۶۱ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی فضیلت پروین اہلیہ عزیزم خواجہ منیر احمد ابن خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کے ہاں پہلی لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "نصیرہ" تجویز فرمایا ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار خادم حسین کپتان ربوہ)

(۲) میرے بہنوئی مکرم محمد افضل صاحب نسیم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا کیا ہے نومولود مکرم چوہدری سربلند صاحب کا نواسہ اور محترم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب آف ملتان کا پوتا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت۔ درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

(محمد ارشد فاروق ۲ میکلورڈ روڈ لاہور)

اعلان نکاح

میرے برادر حقیقی عزیزم محمود احمد صاحب ٹھیکیدار کراچی کا نکاح حمیدہ بیگم بنت راجہ فضل داد خاں صاحب کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۲۲/۱۱/۶۱ بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرماویں۔

(مقبول احمد ٹھیکیدار کراچی)

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر سوئٹزرلینڈ کے ایک مشہور اخبار کا تبصرہ

بقیہ صفحہ اول

اگرچہ بلحاظ تعداد ان کی کامیابی چنداں اہم نہیں ہے لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اوّل تو یورپ میں اسلامی مشن ابھی نوزائیدگی کی حالت میں ہے دوسرے اسلام کی اس عالمی تحریک کے قائدین اس عزم بالجزم سے مالا مال ہیں کہ وہ ان ابتدائی کامیابیوں پر کسی صورت بھی اکتفا نہیں کریں گے۔

"اس سال کے آغاز میں جماعت احمدیہ کے قائدین نے اپنے اراکین سے ایک پُرزور اپیل کی ہے۔ اس اپیل میں تمام احمدی خاندانوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ فی خاندان کم از کم ایک فرد ایسا پیش کریں جو روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے مبلغ کے طور پر خدمات بجا لائے اور اس طرح پوری غیر مسلم دنیا کے خلاف تبلیغی حملہ بولنے میں ہاتھ بٹائے۔

"یہ امر کہ ان کا یہ عزم طے شدہ پروگرام کے مطابق بروئے کار آ کر مثمر ثمرات ثابت ہو رہا ہے۔ اس حقیقت سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ آج بھی افریقہ میں حالت یہ ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک افریقی باشندے کے بالمقابل بائیس افریقی باشندے اسلام قبول کر کے اس کے حلقہ بگوش بن جاتے ہیں۔

"یہ صحیح ہے کہ جہاں تک اسلامی تعلیمات اور اسلام کی مذہبی اصطلاحات کے مغرب میں نفوذ پذیر ہونے کا سوال ہے اس کیلئے ابھی بہت زیادہ وقت اور جدوجہد کی ضرورت ہے اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ مسلم مشنریز اس بنا پر حوصلہ ہارنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بلاشبہ وہ اس یقین پر قائم ہیں کہ مغرب کو فتح کرنے کا سازگار موقع یہی ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ساتھ کے ساتھ اس عزم سے بھی لبریز ہیں کہ وہ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر ہی دم لیں گے۔"

(بشکریہ ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد صاحب کی صحت اکثر خراب رہتی ہے احباب کرام و درویشان قادیان سے انکی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد سیکنڈ ائیر ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴